بردار اور نیک خصلت بیٹے نے ایسا ہی کیا، رضی اللہ عنہم ورضوعنہ!

نبی ﷺ یہ منظر دیکھ رہے تھے۔ آپ ﷺ نے ام عمارہ رضی اللہ عنہا کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: ''ام عمارہ رضی اللہ عنہا! اتنی ہمت و جرأت تو ہی رکھتی ہے، تیرے علاوہ اور کون اتنی ہمت کرتا ہوگا۔'' آپ ﷺ نے ان کو تحسین وشاباش کے مزید کلمات سے نوازا اور ام عمارہ رضی اللہ عنہا اور ان کے گھرانے کو بار بار دعائیں دیں۔ اسی وقت وہ مشرک جس نے ان کے بیٹے عبداللہ رضی اللہ عنہ کو زخمی کیا تھا۔ پلٹ کر دوبارہ حملہ کرنے کے ارادہ سے آیا۔ آپ ﷺ نے ام عمارہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: ''ام عمارہ رضی اللہ عنہا! سنبھلنا! اسی بدبخت نے تیرے بیٹے عبداللہ رضی اللہ عنہ کو زخمی کیا ہے۔'' ام عمارہ رضی اللہ عنہا نے یہ سنا تو انہوں نے جوش غضب سے آگے بڑھ کر اس کافر کی پنڈلی پر تلوار کا ایک بھرپور وار کیا۔ اس سخت چوٹ سے وہ شدید زخمی ہو کر کھڑا نہ رہ سکا اور دو ٹکڑے ہو کر گر پڑا۔ نبی ﷺ نے مسکرا کر ام عمارہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: ''ام عمارہ رضی اللہ عنہا! تو تم نے اپنے بیٹے کا بدلہ لے ہی لیا اور بدلہ بھی خوب لیا۔''

جہاں مجاہدہ ماں دین پر مر مٹنے کا جذبہ رکھتی تھی، وہیں ان کی اولاد بھی ایسے فدایانہ فکر و عمل کی حامل تھی۔ چنانچہ یہ اسی جذبے اور فکر و عمل ہی کا نتیجہ تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے ام عمارہ رضی اللہ عنہا اور آپ رضی اللہ عنہا کے گھرانے کو بار بار دعائیں دیں اور ان کی تحسین فرمائی۔

## ٦

ہجرت نبوی ﷺ کا دوسرا سال ہے۔ کفار مکہ داعی اسلام اور مسلمانوں پر ایک طے شدہ سازش کے تحت حملے کا مکمل منصوبہ بنا چکے ہیں۔ ادھر نبی کریم ﷺ کو بھی کفار مکہ کے اس منصوبے اور ان کی جنگی تیاریوں کی خبر مل چکی ہے۔ کفار و مشرکین کے دوست اور مدینہ کے یہودی، مسلمانوں میں کفار کی تیاریوں اور ان کے عزائم کو بڑھا چڑھا کر اس طرح پیش کر رہے ہیں تاکہ ان میں بددلی پھیل جائے۔ جس کے نتیجے میں وہ اسلام کی بڑھتی ہوئی قوت کو اس پہلی جنگ میں ہی کچل کر رکھ دیں۔ ساتھ ہی ساتھ وہ مسلمانوں کی تیاریوں کے بارے میں بھی ہر ممکن طور پر سن گن لینے کی کوشش کر